نحنُ انصاراللہ

مجلس انصاراللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جنوری ۲۰۲۴ء . رجب ۱۴۴۵

www.nahnuansarullah.ca

”نئے سال کے ساتھ نئی تبدیلی کی ضرورت“

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

پس نیا سال ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں نئی جون اور نئی تبدیلی کی ضرورت ہے نئی ہمت نئی کوشش اور نئے جوش و استقلال کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم زمانہ کے تغیرات کے ساتھ نہ بدلیں ہم کسی ترقی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ جو قومیں ہر نئے تغیر کے ساتھ نئے ارادے نئی اُمنگیں نئی خواہشیں اور نئی آرزوئیں لے کر نہیں اُٹھتیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں، برباد ہو جاتی ہیں اور مٹ جاتی ہیں اور وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جو زمانہ کے تغیرات کے ساتھ برابر بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ میں نے نئے سال کے لئے ایک تفصیلی پروگرام جلسہ سالانہ کے موقع پر بیان کیا تھا۔ اب تو وقت نہیں آئندہ جمعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ میں اس کے ایک نہ ایک حصہ کو بیان کرنا شروع کروں گا اور فی الحال اس مختصر خطبہ کے ذریعہ جماعت کو تیاری کی طرف بلاتا ہوں کہ ہمیں ایک تغیر کی ضرورت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک نیا سال دیا ہے۔

(خطبات محمود جلد 12 صفحہ 4)

www.nahnuansarullah.ca

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)

رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے معزز بھائیو!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اب جبکہ ہم سال 2023 کو الوداع کہہ رہے ہیں اور 2024 کی صبح کا خیر مقدم کر رہے ہیں تو ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ وقت کی اس ترتیب میں، تبدیلی کے یہ لمحات صرف گھڑی کی ٹک ٹک یا کیلنڈر کے ورق کو موڑنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے لئے یہ گہری غور و فکر اور روحانی تجدید کے مواقع ہیں۔ گزرتا ہوا سال، 2023، ہم نے اس بات کو تسلیم کیا کہ اللہ کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں اور اس کی طرف جانے والے راستے ہمیشہ قابل رسائی ہوتے ہیں۔ ہمارے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باقاعدگی کے ساتھ ہمیں نمازوں اور خاص طور پر باقاعدہ نماز تہجد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کر کے ہماری توجہ اصلاح نفس کی طرف مبذول کرا رہے ہیں۔ مزید برآں حضور انور نے عالمی صورتحال اور عالمی امن کے لیے ہماری خصوصی دعاؤں پر زور دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی روح کے مطابق نئے سال میں ہمیں ایک لمحے کے لیے اپنی روحانی پیش رفت کا جائزہ لینا چاہیے اور ان کی ہدایات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ہم آہنگ کرنا چاہیے۔

مجلس انصار اللہ کے ارکان کی صورت میں ہم خاندانوں کے سربراہ کی حیثیت سے بھی اضافی ذمہ داریاں نبھار ہے ہیں۔ ہمیں اپنی اگلی نسل کی روحانی ترقی کے لئے بھی جوابدہ ہونا ہے، اپنی آئیندہ نسلوں میں جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ مضبوط تعلق کو فروغ دینا چاہئے۔ سال 2024 آپ اور آپ کے پیاروں کے لئے بے پناہ برکتوں اور خوشحالی کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ہمارا اجتماعی سفر مضبوط ہو اور آنے والے دن اللہ تعالیٰ، جماعت اور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ روحانی نشوونما اور بامعنی روابط کے مواقع سے بھرے ہوئے ہوں (آمین)۔

نئے سال کی پُرخلوص دعاوں کے ساتھ

خیر اندیش

عبدالحمید وڑائچ (صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ﴿﴾ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ یَنۡزِعُ عَنۡہُمَا لِبَاسَہُمَا لِیُرِیَہُمَا سَوۡاٰتِہِمَا ؕ اِنَّہٗ یَرٰىکُمۡ ہُوَ وَقَبِیۡلُہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا تَرَوۡنَہُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ لِلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿﴾

(سورۃ الأعراف: آیت ۲۷، ۲۸)

ترجمہ:

اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے۔ اور رہا تقویٰ کا لباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی آیات میں سے کچھ ہیں تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ اے بنی آدم! شیطان ہرگز تمہیں بھی فتنہ میں نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ اس نے ان سے ان کے لباس چھین لئے تا کہ اُن کی برائیاں اُن کو دکھائے۔ یقیناً وہ اور اس کے غول تمہیں دیکھ رہے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً ہم نے شیطانوں کو اُن لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

تفسیر:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۰)

حدیثِ نبوی ﷺ

عَنْ أَبِي خَلاَّدٍ، - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ۔ صلى الله عليه وآله وسلم ۔ " إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ "

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد)

ترجمہ:

حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس کو دنیا میں بے رغبتی دی گئی ہے اور وہ بہت کم گو ہے تو اُس کے قریب ہوجاؤ کیونکہ وہ ضرور کوئی حکمت کی بات ہی بتائے گا۔

کلام الامام
امام الکلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
اس وقت اصحاب الفیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اسلام غریب ہے اور اصحابِ فیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ چِڑیوں سے وہی کام لے گا۔ ہماری جماعت اُن کے مقابلہ میں کیا ہے؟ اُن کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ اُن کے اتفاق اور طاقت اور دولت کے سامنے نام بھی نہیں رکھتے لیکن ہم اصحاب الفیل کا واقعہ سامنے دیکھتے ہیں کہ کیسی تسلّی کی آیات نازل فرمائی ہیں۔ مجھے یہی الہام ہوا ہے جس سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نُصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی۔ ہاں اُس پر وہی یقین رکھتے ہیں جن کو قرآن سے محبت ہے۔ جسے قرآن سے محبت نہیں، اسلام سے الفت نہیں وہ ان باتوں کی کب پرواکر سکتا ہے۔ اسلام اور ایمان یہی ہے کہ خدا کی رائے سے رائے ملائے۔ جو اسلام کی عزت اور اس کے لیے غیرت نہیں رکھتا، خواہ وہ کوئی ہو، خدا کو اُس کی عزّت اور اُس کی غیرت کی پَروا نہیں ہوتی اور وہ دیندار مسلمان نہیں۔ خدا کی باتوں کو حقیر مت سمجھو اور ان لوگوں کو قابلِ رحم سمجھو جنہوں نے تعصب کی وجہ سے حق کا انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ امن کے زمانہ میں کسی کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ افسوس اُن پر۔ وہ نہیں دیکھتے کہ اسلام کس طرح دشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہے۔ چاروں طرف سے اُس پر حملہ پر حملہ ہو رہا ہے، رسول کریم ﷺ کی توہین کی جاتی ہے پھر بھی کہتے ہیں کہ کسی کی ضرورت نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۱)

اقتباس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی مثال تو ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آنے میں ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصہ اگر بیمار ہو اس کی وجہ سے سارا جسم بیقراری اور بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ باب تراحم المومنین ... الخ حدیث 6586)

تو جب ایسی صورت ہوگی تبھی وحدت کی صورت بھی پیدا ہوگی اور جب یہ وحدت ہوگی تو توحید کے نظارے بھی نظر آئیں گے۔تفرقہ اور آپس کی پھوٹ اور لڑائیوں اور نفرتوں سے تو دوری ہوتی ہوئی نظر آئے گی، دل پھٹتے ہوئے نظر آئیں گے۔ پس یہ حالت ہے جو جماعت کے ہر فرد کی ہونی چاہئے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اور جس طرح حدیث میں آیا کہ ایک جسم کی طرح بن جائیں تبھی کہا جا سکے گا کہ وہ توحید کا علمبردار ہے اور تبھی ہر احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مصداق نظر آئے گا جس میں آپ نے فرمایا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی کو دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

(صحیح البخاری کتاب المظالم و الغضب باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ حدیث 2442)

تو یہ ہے توحید کے قائم کرنے کا ایک ذریعہ کہ ایک ہو جاؤ۔ ایک جسم بن جاؤ۔ ایک کی تکلیف پورے جسم کی تکلیف بن جائے۔ اور یہی طریق ہے جس سے جماعت کا ہر فرد ایک ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فکر کو دُور کر سکتا ہے اور اپنے اندر غیر معمولی تبدیلیاں پیدا کرنے والا بن سکتا ہے۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۳۱؍ جولائی ۲۰۰۵ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۵؍ جنوری ۲۰۱۸ء)

اللہ کی رسی کو پکڑنے اور نظام سے وابستہ رہنے میں آپ کی بقا ہے

(احسان الرحمٰن۔ لندن، اونٹاریو)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران: 104)

اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ نہ کرو۔

اس آیت کریمہ میں '' اللہ تعالیٰ کی رسی'' کو دو شرائط کے ساتھ پکڑنے کا ارشاد ہے:

(۱) جَمِيْعًا: سب کے سب مل کر (۲) لَا تَفَرَّقُوْا: بغیر کسی تفرقہ کے درا صل دینی اور دنیوی ترقی یا تنزل انہیں دو شرائط کے ساتھ وابستہ ہے۔ جمیعًا اور تفرقہ آپس میں دو متضاد چیزیں ہیں، پہلی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے اور دوسری تنزل کے ساتھ، جب ایک آتی ہے تو دوسری رخصت ہو جاتی ہے۔ جس طرح کسی قوم یا معاشرے کی ترقی اور امن کا دار و مدار اُس کے اجتماعی نظام سے وابستہ ہوتا ہے بالکل اُسی طرح انسان کی روحانی ترقی کا انحصار اُس کی روحانی نظام کے ساتھ وابستگی سے ہوتا ہے۔

مذاہب اور انبیاء کی بعثت کے مقصد پر نظر ڈالنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جہاں انبیاء دینی عقائد اور اعمال کی درستگی کرتے ہیں وہاں وہ ایک نئے نظام سلسلہ کی بنیاد بھی رکھتے ہیں۔ انبیاء پر ایمان لانے والے لوگ سب کے سب مل کر اُس نظام سے وابستہ ہو جاتے ہیں، خدا کی طرف سے عطا کردہ رسی کو سب کے سب مل کر پکڑ لیتے ہیں، روحانی وحدت کی لڑی میں پروئے جاتے ہیں، تعداد میں کم ہونے اور شدید مخالفت کے باوجود بھی ترقی کی طرف گامزن ہوتے ہیں۔ انبیاء کا قائم کردہ یہ نظام اُن کی وفات کے بعد خلافت کی رہنمائی میں پروان چڑھتا ہے۔ ہمارے نبی آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ نے اپنے آپ کو اسی خلافت راشدہ کے نظام کے ساتھ وابستہ کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اُن کو تمام دینی اور دنیاوی برکتیں عطا فرمائیں۔ وہی صحابہ جو آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد انتہائی خوف کی حالت میں تھے اُن میں سے بعض تو یہ ماننے کے لیے بالکل تیار ہی نہیں تھے کہ آنحضرت ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ اُن پر

ایک خوف کی حالت طاری ہوگئی تھی مگر خلافت سے وابستہ ہو کر اُن کی خوف کی حالت امن میں بدل گئی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے پھر سب کے سب مل کر خدا کی رسی کو پکڑ لیا اور نظام خلافت سے وابستہ ہو کر خدا کی رحمتوں اور برکتوں کے وارث بنے۔ ہر ایک فتنہ اور ہر ایک سازش نظامِ خلافت سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئی اور دینی اور دنیوی ترقی خلافت سے وابستہ لوگوں کا مقدر بن گئی۔

پھر ہم ایک دوسرا دور دیکھتے ہیں جب نظام خلافت کی ناقدری کی گئی۔ آہستہ آہستہ لوگ نظام خلافت سے علیحدہ ہونے لگے، خدا کی رسی تو وہ پکڑے ہوئے تھے مگر سب مل کر نہیں بلکہ علیحدہ علیحدہ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام آسمانی اور روحانی برکتیں اُٹھ گئیں، فتنوں اور سازشوں نے جگہ لے لی، بلاؤں اور کربلاؤں کا دور شروع ہوا۔

یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے آنے والے فتنوں کے بارے میں امت مسلمہ کو پہلے سے بتا کر متنبہ کر دیا تھا تا کہ جب آسمانی نظام کا دروازہ کھلے تو سعید فطرت لوگ اس سے مرحوم نہ رہ جائیں۔

احادیث کی کتب سے صاف پتا چلتا ہے کہ امتِ مسلمہ پر تین ادوار آئیں گے۔

(۱) خلافت راشدہ (۲) ظالم ملوکیت اور بادشاہت (۳) خلافتِ علیٰ منہاج النبوۃ

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام حضرت امام مہدی کے ذریعہ ہوگا جن کے ساتھ وابستگی کی تاکید کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

فَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَ لَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَاِنَّهٗ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ۔ (ابن ماجه كتاب الفتن باب خروج المهدى) یعنی "جب تم اسے (مہدی کو) دیکھو تو ضرور اُس کی بیعت کرنا، خواہ تمہیں برف پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس آخری زمانہ میں حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مہدی معہود بنا کر بھیجا اور آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق سلسلہ احمدیہ کو قائم فرمایا اور اپنے بعد خلافت کی خوشخبری سنائی چنانچہ آپؑ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم فرمائی۔ آج ہم اس خلافت کے پانچویں خلیفہ کے دور سے گذر رہے ہیں۔ ہر احمدی کو اس نعمت خداوندی کی قدر کرنی چاہیے اور یہ کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ساری برکتیں اپنے آپ کو خلیفہ اور امام الوقت کے ساتھ وابستہ کر لینے سے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے: اَلْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ (صحيح مسلم كتاب الامارة باب (۹) باب فِي الْإِمَامِ إِذَا أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ أَجْرٌ) یعنی امام مسلمانوں کے لیے ایک ڈھال ہے۔

یہ بات ثابت شدہ ہے کہ وہ تمام لوگ جو خدا کے مقرر کردہ امام اور نظام کے ساتھ وابستہ ہو جاتے ہیں وہ بھی اُن تمام برکات سے حصہ پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے مقرر کردہ امام پر نازل کرتا ہے۔ خاص طور پر آج کے دور میں جہاں ہر طرح کی مادی سہولت کے باوجود معاشرے میں خوف اور اضطراب پایا جاتا ہے، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور دوسرے کو مغلوب کرنے کی خواہش اس قدر بڑھی ہوئی ہے جس کی مثال پہلے ادوار میں نہیں ملتی۔ ایک انسان دوسرے انسان کا، ایک قوم دوسری قوم کے خون کی پیاسی ہو رہی ہے، ہر کوئی طاقت حاصل کرنا چاہتا ہے تا کہ دوسرے کو مغلوب کر سکے۔ خدا کا ہزار ہزار شکر اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نازک دور میں جماعت احمدیہ کو نظامِ خلافت کے ذریعہ ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر اکٹھا کیا ہوا ہے جو ہمارا ہمدرد ہے، ہماری لیے دعائیں کرتا ہے، ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ہماری بہتری کے لیے دن رات کام میں مصروف ہے۔ پس ہر سچے اور مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس نعمتِ عظمیٰ پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور سچے دل سے محاسبہ کرتا رہے کہ خلافت سے وابستگی میں اُس سے لاپرواہی تو نہیں ہو رہی۔ بے فائدہ نکتہ چینیوں کو چھوڑ کر، اپنی رائے اور خیالات کو امام وقت کی ہدایات اور نصائح کے تابع کرتے ہوئے خلافت سے پختہ تعلق کو بڑھانے میں ہی ہماری بقا ہے

مجلس انصار اللہ میں خوش آمدید

مکرم غلام مصباح بلوچ نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ کینیڈا

احمدیہ مسلم جماعت کے تمام مرد ممبران چالیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد یکم جنوری کو خود بخود مجلس انصار اللہ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے امسال مجلس انصار اللہ میں قدم رکھنے والے انصار بھائیوں کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ مجلس انصار اللہ میں چالیس (۴۰) سے پچپن (۵۵) سال کی عمر کے انصار صف دوم جبکہ چھپن (۵۶) سال اور اس سے زائد کے انصار صف اول کہلاتے ہیں۔ پس مجلس انصار اللہ میں نئے شامل ہونے والے بھائی اب صف دوم میں شامل ہیں۔ صف دوم کے کارکن کے طور پر آپ اپنی عمر کے سب سے بہترین دور میں ہوتے ہیں، آپ کی ذہنی صلاحیتیں اس سے پہلے کبھی اتنی بلندی پر نہیں ہوتیں اور جسمانی طور پر بھی آپ پھر اس سے زیادہ بہتر حالت میں نہیں ہو سکتے۔ آپ مکمل پختگی کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ مجلس انصار اللہ کے رکن کے طور پر ہماری بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم تمام دینی اور دنیاوی معاملات میں جماعت اور اہل خانہ کے لیے مثالی نمونہ پیش کریں اور اپنے ارد گرد لوگوں کے لیے روحانی ترقی کا موجب بنیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ہمیں مجلس انصار اللہ کا یہ عہد ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے:

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

”میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لیے ان شاء اللہ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہوں گا، نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ ان شاء اللہ۔“

مجلس انصار اللہ کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۰ء میں رکھی تھی۔ اس مجلس کے ممبران کو درج ذیل مقاصد و اہداف کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے:

- اللہ تعالیٰ کی محبت
- اسلامی تعلیمات کو رواج دینے اور پھیلانے کا جذبہ
- اسلام احمدیت کی تبلیغ اور خدمت انسانیت

o بچوں کی روحانی و اخلاقی تربیت

o ایثار و قربانی

o نظام خلافت کی حفاظت کا جذبہ

o قومی ضروریات کو ذاتی ضروریات پر ترجیح دینا

اس مجلس کی اپنی عاملہ ہوتی ہے جو کہ حسب ذیل ممبران پر مشتمل ہوتی ہے:

o صدر مجلس

o نائب صدر اوّل

o نائب صدر صف دوم

o نائب صدران

o قائدین

o معاونین صدر

صدر مجلس اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب نیشنل مجلس شوریٰ میں ہر دو سال کے بعد ہوتا ہے۔ ہر سال صدر مجلس اپنی نیشنل عاملہ کی تقرری کرتے ہیں جس کی حتمی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح سے آتی ہے۔ مجلس انصار اللہ کینیڈا کے ۱۶ ریجن ہیں اور ہر ریجن کا ایک نگران ہوتا ہے جو ن "ناظم اعلیٰ" کہلاتا ہے۔ ناظم اعلیٰ کی تقرری ہر سال صدر مجلس کرتے ہیں۔ ہر ریجن مختلف مجالس یا حلقہ جات پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر حلقہ کا ایک زعیم ہوتا ہے جس کا انتخاب ہر دو سال بعد اس حلقے کے انصار ممبران کرتے ہیں۔ مجلس انصار اللہ کا اپنا ایک جھنڈا ہے۔ یہ جھنڈا "عَلَمِ اِنعامی" کے طور پر بہترین مجلس کو ہر سال اُن کی کارکردگی کی بنا پر دیا جاتا ہے۔ آپ کی کوشش اور مجلس سے تعاون آپ کی مجلس کو یہ "علم انعامی" دلوا سکتا ہے، اس کے لیے درج ذیل باتوں میں کوشش مددگار ثابت ہو گی:

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کے جذبے کے ساتھ مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے اور اس کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین

صف دوم	✓ نظام وصیت میں شمولیت ✓ سائیکلنگ کی عادت ڈالنا
تربیت	✓ پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی ✓ حضور انور کا خطبہ جمعہ سننا ✓ ماہانہ سائق فارم فِل کرنا ✓ اجلاس عام میں شامل ہونا
تبلیغ	✓ تبلیغی پروگراموں (فلائر تقسیم کرنا، غیروں کو اسلام احمدیت کا تعارف کرانا وغیرہ) میں حصہ لینا
تعلیم	✓ مقررہ سہ ماہی نصاب کا مطالعہ کرنا اور سہ ماہی پرچہ حل کرنا ✓ علمی مقابلہ جات میں تیاری کے ساتھ حصہ لینا
مال	✓ چندہ ممبر شپ سالانہ آمدنی کا ایک فیصد ✓ چندہ اجتماع ماہانہ آمد کا 2.5 فیصد ✓ چندہ اشاعت دس ڈالر سالانہ ✓ کم از کم شرح جن کی کوئی آمدنی نہیں ہے: ممبر شپ 36 ڈالر، اجتماع 24 ڈالر، اشاعت 10 ڈالر
ایثار	✓ خدمت انسانیت

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”کشتی نوح“

مرسلہ خالد محمود شرما قائد تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا

مجلس انصار اللہ کینیڈا کے تعلیمی نصاب برائے سال 2024ء کی پہلی سہ ماہی میں ”ہماری تعلیم“ شامل ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ”کشتی نوح“ میں درج ان تعلیمات ونصائح کو ”ہماری تعلیم“ کے عنوان سے طبع کروایا تھا۔ یہاں کشتی نوح کا تعارف چند منتخب اقتباسات کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔ اُمید ہے کہ اراکین مجلس انصار اللہ کینیڈا کے ازدیاد علم کا باعث ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

کشتی نوح کا دوسرا نام ”دعوۃ الایمان“ اور تیسرا نام ”تقویۃ الایمان“ ہے۔ یہ عظیم کتاب روحانی خزائن جلد نمبر ۱۹ کے صفحہ ۱ تا صفحہ نمبر ۸۸، کل ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ۵/اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوئی۔

وجہ تالیف:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۶/فروری ۱۸۹۸ء کو ایک رؤیا میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائکہ پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ کے خوفناک چھوٹے قد کے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔ اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا۔ اس پیشگوئی کے مطابق پنجاب میں طاعون پھیلی اور ماہ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں جبکہ طاعون کے ٹیکے کی سکیم وسیع پیمانہ پر شروع کی اور تقریر وتحریر کے ذریعے سے یہ پروپیگنڈہ کیا کہ ہر شخص کیلئے ٹیکہ لگانا ضروری ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ٹیکا لگوانے سے انکار کیا اور ۵/اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ”کشتی نوح“ کتاب شائع فرمائی۔ جس میں آپ نے گورنمنٹ کی طرف سے ٹیکا کے انتظامات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ: ”یہ وہ کام ہے جس کا شکر گزاری سے استقبال کرنا دانشمند رعایا کا فرض ہے۔“

اور اپنے اور اپنی جماعت کے متعلق فرمایا:

”ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکہ کرواتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کیلئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھادے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔ اس کیلئے مت دلگیر ہو۔ یہ حکم الٰہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکے کی کچھ ضرورت نہیں۔“ (صفحہ ۱ تا ۳)

اہم مضامین:

۱۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ تعلیم درج فرمائی ہے جس پر چلنے کے نتیجہ میں طاعون سے محفوظ رہنے کا وعدہ دیا گیا۔

۲۔ سورۃ فاتحہ کی انتہائی دلکش تفسیر فرمائی ہے۔

۳۔ دین حق اور دیگر مذاہب کا موازنہ کر کے قرآنی تعلیم کی برتری ثابت فرمائی ہے۔

۴۔ مسئلہ وفات مسیح پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

۵۔ کتاب کے خاتمہ سے قبل عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے بطور خاص کچھ نصائح فرمائی ہیں۔

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا کے زیر اہتمام ''سوالنامہ'' کوئز پروگرام کا انعقاد

خالد محمود شرما۔ قائد تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا کو مورخہ ۲۵ و ۲۶ر نومبر کو مجلس انصار اللہ کینیڈا کے مرکز بیت الانصار میں سوالنامہ کے نام سے ایک کوئز پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام کی ایم ٹی اے سٹوڈیو کینیڈا نے ریکارڈنگ بھی کی۔ الحمد للہ

اس پروگرام میں شرکت کے لیے سارے کینیڈا سے ۱۵ر ٹیموں نے حصہ لیا۔ ہر ریجن سے دو انصار ایک آن لائن تحریری مقابلہ میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کی بنیاد پر اپنی اس ٹیم کا حصہ قرار پائے۔

کوئز کا نصاب قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا کے مرتب کردہ ''تعلیمی نصاب'' سے منتخب کیا گیا تھا۔

۲۵ر نومبر کو صبح نو بجے پیس ولیج میں واقع طاہر ہال کے بورڈ روم میں تمام ٹیمیں جمع ہوگئیں جہاں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا سے تمام ٹیموں کا تعارف ہوا اور خاکسار نے مقابلہ کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم لال خاں ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مکرم امیر صاحب، صدر مجلس کے ہمراہ طاہر ہال کے گراؤنڈ فلور پر واقع ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں تشریف لائے جہاں سیٹ پر پہلے پول کی ٹیمیں مقابلہ کے لیے تیار تھیں۔ مکرم امیر صاحب نے وہاں پر بھی دعا کروائی اور یوں کوئز مقابلہ کا آغاز ہوا۔

۱۴ر ریجنز کی ۱۵ر ٹیموں کو پانچ پولز میں تقسیم کیا گیا تھا اور ہر پول میں تین ریجنز کی تین ٹیمیں شامل تھیں۔ ابتدائی مرحلہ میں ہر پول کے انفرادی کوالیفائنگ راؤنڈ ہوئے۔ مورخہ ۲۶ر نومبر بروز اتوار کوالیفائنگ راؤنڈ میں بریمپٹن ایسٹ ریجن (عبد العزیز منگلا صاحب اور وسیم احمد ملک صاحب)، برٹش کولمبیا ریجن، (محمود اقبال صاحب اور سہیل احمد مجوکہ صاحب) ٹورنٹو ریجن، (محمود احمد صاحب اور شفیق صاحب) ہیملٹن نائگرا ریجن (شیخ ودود صاحب اور عبدالماجد وڑائچ صاحب) کی ٹیموں کے مابین سیمی فائنل منعقد ہوا۔ دو سیمی فائنل مقابلوں سے ہیملٹن نائگرا اور بریمپٹن ایسٹ کی ٹیموں نے فائنل کے لیے کوالیفائی کیا۔ فائنل مقابلہ میں ہیملٹن نائگرا کی ٹیم فاتح قرار پائی۔ بارک اللہ لھم۔

اس کوئز مقابلہ کا اوّل انعام جو فاتح ٹیم کو دیا جائے گا وہ جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۴ء کا ریٹرن ٹکٹ ہے۔ دوسرا انعام احمدیہ کتب خانہ واؤچر ۲۵۰ر ڈالر اور تیسرا انعام احمدیہ کتب خانہ واؤچر ۱۰۰ر ڈالر ہے۔

مشنری انچارج نیوزی لینڈ کے ساتھ ایک نشست

(قیادت عمومی، مجلس انصار اللہ کینیڈا)

مورخہ ۲۸ر ستمبر ۲۰۲۳ء بروز جمعرات مکرم شفیق الرحمان صاحب مشنری انچارج نیوزی لینڈ جو کہ کینیڈا آئے ہوئے تھے، محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کینیڈا کی دعوت پر دفتر انصار اللہ تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ نے اُن کے ساتھ نشست کا موقع پایا۔ یہ پروگرام بعد از نماز مغرب شروع ہوا۔ محترم شفیق الرحمان صاحب نے پہلے نیوزی لینڈ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ پر گفتگو فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے پروفیسر کلیمنٹ ریگ (Clement Lindley Wragge) کا ذکر فرمایا جن کو ۱۹۰۸ء میں لاہور میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کا شرف اور اپنے سوالات کے جوابات پانے کا موقع ملا۔ پھر مختصراً نیوزی لینڈ سے وابستہ دیگر جماعتی تاریخ کا ذکر کیا اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ نیوزی لینڈ ۲۰۱۳ء کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ گفتگو کے اختتام پر مکرم شفیق الرحمان صاحب نے عاملہ ممبران کے سوالات کے جوابات دیے۔ دعا کے ساتھ یہ معلوماتی پروگرام اختتام پذیر ہوا جس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔

MR. CLEMENT L. WRAGGE, F.R.G.S.

ایک انگریز کی حضرت سے ملاقات

دلچسپ اور مفید مکالمہ
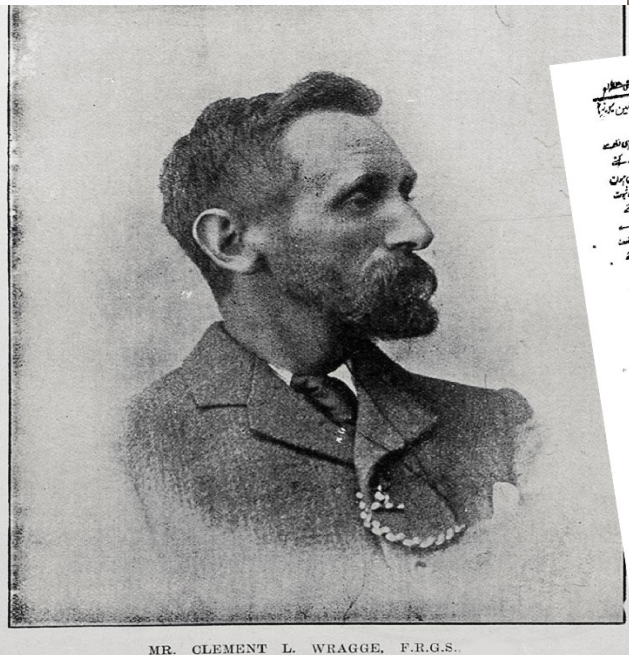
خشک میوہ جات

خشک میوہ جات موسم سرما کا ایک انمول تحفہ ہیں۔ یہ خوش ذائقہ اور صحت بخش ہوتے ہیں۔ یہ مختلف بیماریوں کے خلاف ایک مضبوط ڈھال کا کام سر انجام دیتے ہیں۔ یہ نہ صرف جسمانی صحت کے لیے مفید ہوتے ہیں بلکہ بہت سے طبی امراض کو بھی دور کرنے کا باعث بنتے ہیں۔خشک پھل موسم سرما میں جسم کے درجہ حرارت میں توازن قائم کرتے ہیں۔ اگرچہ ان میوہ جات میں تیل وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے لیکن پھر بھی یہ جسم کو توانائی مہیا کرتے ہیں۔موسم سرما کے بارے میں ماہرین کہتے ہیں کہ یہ صحت بحال کرنے اور جسم کو طاقتور بنانے کا موسم ہے البتہ ان کا اعتدال سے استعمال نہایت ضروری ہے۔اگر خشک میوہ جات کا استعمال اعتدال کے ساتھ کیا جائے تو یہ صحت کو بہت توانائی بخشتے ہیں لیکن ان کی زیادتی بھی آپ کے جسم کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔

خشک میوہ جات پوٹاشیم، میگنیشیم، کیلشیم، زنک، فاسفورس اور مختلف وٹامنز جیسے وٹامن اے، ڈی، بی 6 اور ای سے بھر پور ہوتے ہیں۔ یہ تمام غذائی اجزاء صحت مند مدافعتی نظام کے لیے ضروری ہیں۔

HOODOOS AND HOODOO TRAIL

ہوڈوز [hoodoos] پہاڑوں یا مٹی کے اونچے ٹیلوں میں قدرتی طور پر بنے ہوئے مختلف موٹائی اور اونچائی والے لمبے ستون یا مینار نما حصوں کو کہتے ہیں، اردو میں اس کے لیے کوئی مخصوص لفظ نہیں ہے ہاں فارسی میں ان کو ''دودکش جن'' کہتے ہیں۔ دنیا کے مختلف پہاڑی حصوں میں اس قدرتی بناوٹ کے ستونوں کی مثالیں ملتی ہیں جن میں امریکہ، ترکی، سربیا، فرانس اور چین وغیرہ شامل ہیں۔ ان hoodoos کی مشہور مثال امریکی ریاست یوٹاہ [Utah] میں واقع Bryce Canyon National Park کی ہے جہاں یہ میلوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں اس کی مثال کراچی گوادر ہائی وے پر واقع ہنگول نیشنل پارک میں ہے جن میں سے ایک ''امید کی شہزادی'' [Princes of Hope] نامی ٹیلے کی چوٹی بھی ہے۔ کینیڈا کے صوبہ البرٹا میں بھی یہ قدرتی شاہکار دیکھنے کو ملتا ہے جو کہ کیلیگری سے تقریباً پونے گھنٹے کی مسافت پر واقع شہر Drumheller کے نواح میں ہیں۔ ہائی وے AB-10 پر دریائے ریڈ ڈیئر [Red Deer River] کے مقابل پر واقع اس قدرتی صناعی کو دیکھنے کے لیے سیاحوں کے لیے ایک trail بھی بنائی گئی ہے جسے Hoodoo Trail کہا جاتا ہے، اس کے ذریعے اس قدرتی عجوبہ کو بہت قریب سے دیکھا جا سکتا ہے۔ گو کہ یہ hoodoos محض ایک درجن کے قریب ہیں لیکن ان کی انفرادیت اس راستے سے گزرنے والوں کو ضرور رکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس مجلہ میں ہم آپ کو اس کی تصویری سیر ہی کرا سکتے ہیں، کبھی موقع ملے تو ضرور اس قدرتی تراش کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔
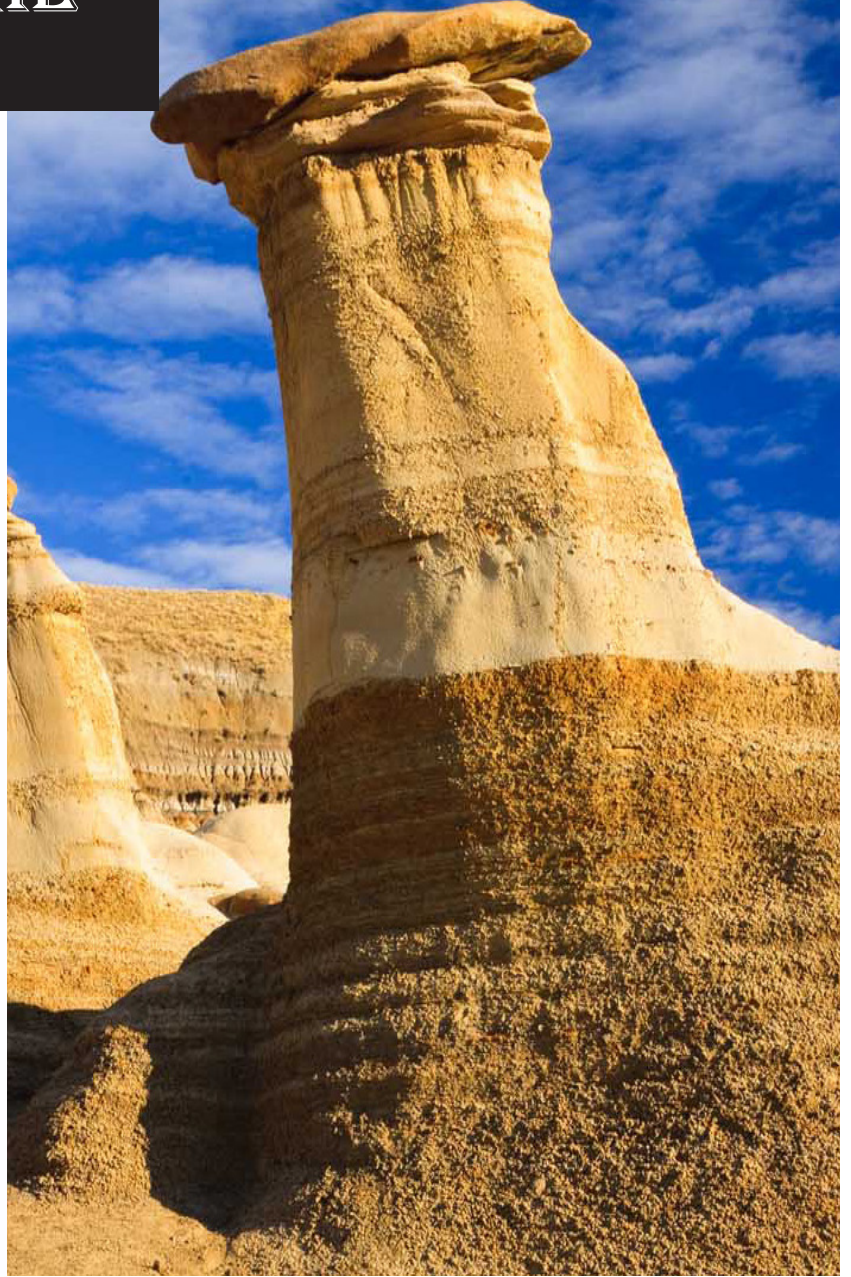
(نوٹ: تمام انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ کینیڈا کے جس علاقے میں بھی رہتے ہیں وہاں کے خوبصورت اور قابل دید یا تاریخی مقامات کے متعلق مختصر اور معلوماتی مضمون مع تصاویر بھجوائیں۔)

انتخاب از فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
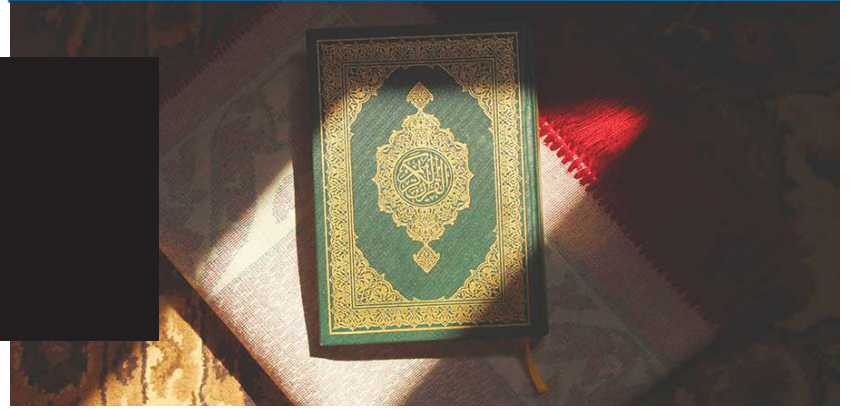
ہست فرقاں آفتابِ علم و دین　　تا برندت از گماں سوئے یقین

قرآن مجید علم اور دین کا سورج ہے اور وہ تجھے شک سے یقیں کی طرف لے جائے گا۔

ہست فرقاں از خدا حبل المتین　　تا کشندت سوئے ربّ العالمین

قرآن خدا کی مضبوط رسّی ہے اور وہ تجھے رب العالمین کی طرف کھینچ کر لے جائے گی۔

ہست فرقاں روزِ روشن از خدا　　تا دہندت روشنئ دیدہ ہا

قرآن خدا کی طرف سے ایک روشن دن ہے تا کہ تجھے (روحانی) آنکھوں کی روشنی بخشے۔

حق فرستاد این کلامِ بے مثال　　تا رسی در حضرتِ قُدس و جلال

خدا نے اس بے نظیر کلام کو اس لیے بھیجا ہے تا کہ اس پاک اور ذوالجلال کی درگاہ میں پہنچ جائے۔

داروئے شکّ است الہامِ خدا　　کاں نماید قدرتِ تامِ خدا

خدا تعالیٰ کا الہام شک کی دوا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی کامل قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔

ہر کہ روئے خود ز فرقاں در کشید　　جانِ او روئے یقیں ہرگز نہ دید

جس نے قرآن سے روگردانی اختیار کی اُس نے یقین کا منہ ہرگز نہیں دیکھا۔

جانِ خود راہے کنی در خود روی　　باز ہے مانی ہماں گول و غوی

تو خود رائی کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاک کرتا ہے مگر پھر بھی ویسا ہی احمق اور گمراہ رہتا ہے۔

کاش جانت میلِ عرفاں داشتے　　کاش سعیت تخمِ حق را کاشتے

کاش تیرا دل معرفت الٰہی حاصل کرنے کی رغبت رکھتا، کاش تیری کوشش سچائی کا بیج بوتی۔

خود نگہ کن از سر انصاف و دین　　از گمان ہا کے شود کارِ یقین

تو آپ انصاف و عدل سے غور کر کہ گمان کس طرح یقین کا کام دے سکتا ہے۔

ہر کہ را سویش درے بکشودہ است　　از یقیں نے از گمان ہا بودہ است

جس کا دروازہ خدا کی طرف کھل گیا وہ یقین کی وجہ سے کھلا ہے نہ کہ شبہات کی وجہ سے۔

قدر فرقاں نزدت اے غدّار نیست　　ایں ندانی کت جزا زوے یار نیست

اے غدّار! تو قرآن کی قدر کو نہیں جانتا تجھے کیا پتا کہ اس جیسا تیرا کوئی اور مونس نہیں۔

وحیِ فرقاں مُردگاں را جاں دہد　　صد خبر از کوچۂ عرفاں دہد

قرآن کی وحی مُردوں میں جان ڈالتی ہے اور معرفت الٰہی کی سینکڑوں باتیں بتاتی ہے۔

از یقیں ہاے نماید عالمے　　کاں نہ بیند کس بصد عالم ہمے

اور یقینی علوم کا ایسا جہان دکھاتی ہے جو کوئی سو جہانوں میں بھی نہیں دیکھ سکتا۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد نمبر ا صفحہ 160 ۔ترجمہ از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ)

زاوية العرب

آية قرآنية

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ * الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ * أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ۔

(البقرة 156-158)

حديث شريف

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ: تَعْرِفِينَ فُلَانَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي. فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي. قَالَ: فَجَاوَزَهَا وَمَضَى، فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ: مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: مَا عَرَفْتُهُ. قَالَ: إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ، فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُكَ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ۔

(صحيح البخاري، كتاب الأحكام)

من كلام الإمام المهدي، من آيات صدقه

أيها الناس.. ما جئت بأمر منكر، وقد شهد الله على صدقي، ورأيتم بعض آياتي، ووجدتم ذكر زمني في كتاب الله الذي به تؤمنون. والله نكّر الأمر في أعينكم ليبتلي علمكم وتقواكم، فاغترّت فتنتُه وأنتم غافلون. أيها الإخوان! خذوا كتاب الله بأيديكم ثم تدبروا فيه.. هل جاء وقت آخر الزمان أو في مجيئه حقب وقرون؟ إنكم تعلمون أن المسيح يأتي في آخر الزمان، وقد رأيتم بأعينكم علاماته، وشاهدتم النوادر الأرضية التي جعلها القرآن الكريم من آثار الزمن المتأخر، وأنتم منها تنتفعون. فما لكم لا تؤمنون بالنوادر السماوية التي تدل عليها الآية الكريمة.. أعني بذلك قوله تعالى: {إذا السماء كُشطتْ}، وتُخلدون إلى الأرض ومن آلاء السماء تبعدون؟.

(مقتبس من كتاب حضرة مرزا غلام أحمد القادياني عليه السلام، مرآة كمالات الإسلام ص: 227)

في رحاب التفسير

(من التفسير الكبير لحضرة الحاج مرزا بشير الدين محمود أحمد رضى الله تعالى عنه، الخليفة الثاني للمسيح الموعود عليه السلام)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (إبراهيم: 42)

شرح الكلمات:

اغفِر لي: غفَرَ الشيءَ غَفْراً: ستَرَه. غَفَرَ المتاعَ في الوعاء: أدخله وستره. غَفَرَ الشيبَ بالخِضاب: غطّاه. وغفر اللّهُ له ذنبَه غفْراً ومغفرةً وغُفراناً: غطّى عليه. غَفَرَ الأمرَ بغُفْرته: أصلحه بما ينبغي أن يُصلَح به (الأقرب).

فالمراد من قوله ربّنا اغفر لي: 1. يا ربّ، استرني أي امحُ وجودي لينكشف وجودك للناس، أي اجعلني تجلياً من تجليات وجهك الكريم.

غطِّ يا رب بَشَريَّتي برداء ألوهيتك.. أي لتكن نتائج جهودي لائقةً بعظمتك وشأنك.

أصلِحْ لي الأمور كلها، واستر تقصيرات أولادي وحقّق لهم الرقي كما وعدتني.

التفسير:

ثمّة سؤال يجب الرد عليه وهو: أن النبي يكون معصوماً من المعاصي فلماذا يقول سيدنا إبراهيم: ربّنا اغفر لي؟

الجواب: هذا كلام من فم العارف بالله تعالى. ذلك أن الإنسان الذي لا يكون عارفاً بالله يكون أضيق أفقاً ونظراً، فلا يرى ولا يفكر إلا في الناس حوله. ولكن العارف بالله تعالى يكون بعيد النظر واسع التفكير وينظر إلى الله دائماً. إنه يدرك جيداً أن الإنسان لا حقيقة له أمام الله رب العالمين. إذ شتان ما بين الذرة والشمس. أليس هو مما خلقه الله بيده؟ أليست حياته هبة من الله؟ أليس الله هو الذي يمكّنه من الاهتداء. ولنِعْم ما قال الشاعر غالب بالأردية ومعناه: لقد قدّمتُ نفسي الله تعالى، ولكنّها أيضاً كانت هبة منه. فالحق أنني لم أستطع أن أقدم إليه شيئاً.

وبما أن النبي يكون عارفاً بالله حق العرفان، لذلك يدرك كل الإدراك أنه ما من عمل ولا إنجاز يحققه إلا بتوفيق من الله وبحوله وقوته فقط. كذلك يبتهل سيدنا إبراهيم إلى ربّه قائلاً: يا ربّ، استر وجودي ولتتجلَّ ذاتك أنت للعالم أكثر فأكثر. وكأن المراد من قول سيدنا إبراهيم اغفر لي هو: إنني أتوسل

إليك باسم حبك لي، أن استرني بردائك. أي.. امْحُ وجودي حتى تتجلى ذاتك عن طريقي. والبديهي أنه كلمّا تجلّت ذات البارئ تعالى عن طريق العبد كان النجاح حليفه.

أما إذا استُخدمت كلمة "الغفران" في حق أناس غير الأنبياء تغيَّرَ معناها بحسب درجات صلاحهم. فإذا دعا أحد من المؤمنين الكمّل قائلاً: ربنا اغفر لي فالمراد، يا ربّ، ارحمني من التقصيرات التي تحول دون إحراز الكمال الروحاني. أما إذا دعا به مؤمن متوسط الدرجة، فالمراد: يا ربّ، استر أخطائي ووفِّقْني للرقي العالي. وإذا دعا به مؤمن عادي فالمراد: يا ربّ، ثبِّتْ قدمي على الإيمان، حتى لا تهلكني ذنوبي. وإذا دعا به من يبحث عن الدين الحق فالمراد: يا ربّ، اغفر لي ذنوبي حتى لا تقف عقبةً دون اهتدائي إلى صراطك الحق.

فالحق أن معاني هذه الكلمة تختلف من شخص إلى آخر ككلمة الجبّار، فإذا وُصف بها الله فتعني: الذي يجبر القلوب ويصلحها، وإذا وُصف بها أحد من البشر فتعني: الطاغية المستبد المتجاوز للحدود.

ثم اعلم أن الله تعالى يعلن عن أنبيائه: {الله يجتبي من رسله} (آل عمران:180) .. وما دام الله يختارهم ويصطفيهم فكيف يمكن أن يقتربوا من المعاصي؟

وإذا كان الله يفصلهم عن أهل الدنيا ويقربهم إليه فكيف يمكن أن يقترب منهم الشيطان الذي يتهرب من قرب الله تعالى، كما صرّح الله بذلك في موضع آخر إذ قال للشيطان: {إنّ عبادي ليس لكَ عليهم سلطان} (الحجر:43). فما دام الله يحمي حتى الإنسان الذي يحظى بأدنى درجة في العبودية والروحانية من هجمات الشيطان، فما بالك بالأنبياء الذين يحظون بحماية خاصة من الله تعالى. كلاّ، لا يستطيع الشيطان الاقتراب منهم.

وقال سيدنا إبراهيم: يوم يقوم الحساب ، لأن هذا الحساب يتم في الدنيا وأيضاً في الآخرة! فالمراد من دعائه -نظراً إلى الحساب الدنيوي- عندما تظهر نتائج الأعمال، فاستر يا ربِّ، بَشَريتي برداء ألوهيتك، وغطِّ على تقصيراتي، فلا تكون الثمار بحسب الجهود بل تكون عظيمة بحسب شأنك العظيم. وإذا أُريد به الحساب الذي يتم في الآخرة فالمعنى: يا ربِّ عاملني عندئذ بما يليق بشأنك لا بما يكون بحسب جهودي البشرية، كما أرجوك أن تعامل والديّ وأولادي بالمغفرة بحسب درجاتهم الروحانية.

معلومات دينية

س: لأي قبيلة كانت تنتمي والدة خاتمِ النبيين صلى الله عليه وسلم السيدة آمنة؟

ج: لبني زُهرة.

س: ما اسم والدها؟

ج: وهب بن منبّه.

س: أين مات عبد الله؟

ج: في يثرب.

س: كم سنة كان عمر النبي عند وفاة أبيه؟

ج: كان سيد ولد آدم خاتم النبيين - صلى الله عليه وسلم - ما زال جنينا في بطن أمه.

س: ماذا تعرف عن تسميته بمحمد؟

ج: حين ترملت السيدة آمنة وهي ما زالت شابة، يستطيع كل واحد أن يقدر مصابها، فمؤاساةً وعزاءً لها، أراها الله في المنام أنها ولدت طفلا، وقيل لها في المنام أن تسمِّيه محمدا، كما رأت في المنام أيضا أنه قد خرج من بطنها نور ساد العالم كله.
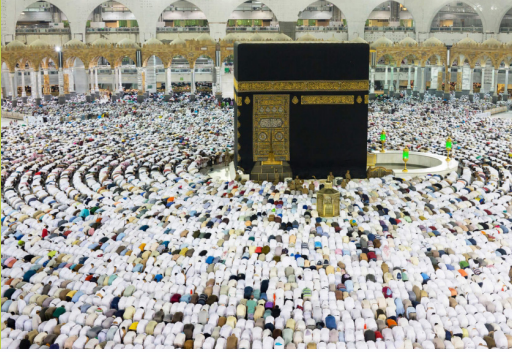
تحقق دعاء سيدنا إبراهيم عليه السلام في شخص المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم

(معتز القزق، أستاذ الجامعة الأحمدية -كندا)

لقد سجل الله تعالىٰ في القرآن الدعاء المبارك لسيدنا إبرهيم عليه السلام:

{رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ} (إبراهيم: 41)

فقوله "رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي" يعني وفّقني يا ربّ لإقامة الصلاة وكذلك وفّق ذرّيتي لفعل ذلك، واجعلنا الداعين إليها والمروّجين لها.

ولو دققنا في هذا الدعاء وحال سيدنا إبراهيم وهو النبي الذي رزقه الله الأولاد الذين نذرهم الله تعالى، لأدركنا أن هناك أبعاد وغايات عظيمة لهذا الدعاء، فمؤكد أنه لم يدع هذا الدعاء نتيجة شكه أنه ربما لن يستطيع إقامة الصلاة. بل كان يقصد أن يصبح هو وأولاده وسيلة لإقامة الصلاة وترويجها في العالم. ذلك أن إقامة الصلاة تكون فرديةً وقوميةً أيضاً. وسيدنا إبراهيم يقصد هنا أن يبارك الله في جهوده بحيث تكون دوما معه جماعة من مقيمي الصلاة خلال حياته، وكذلك مع أولاده في كل زمن، كي يساعده هؤلاء في إقامة الصلاة وترويجها على المستوى القومي في كل زمن، وذلك بحثّ الناس على الصلاة، وبهذا يصبح داعياً ومروّجاً للصلاة إلى يوم القيامة.

هذا المقام أرفع وأعلى بكثير من مقام الذين يقيمون الصلاة بشكل ذاتي، لأنهم يقيمون صلاتهم فقط، أما سيدنا إبراهيم فيدعو ربّه أن يوفقه ليكون وسيلة لإقامة صلوات الناس جميعاً.

الواقع أن قول إبراهيم ومن ذريتي يمثل نبأً ودعاءً لبعث الرسول، إذ يقول: كما وفّقتني يا ربّ أن أكون سبباً يساعد الناس على إقامة صلواتهم، كذلك أخرج من ذريّتي شخصاً يجعل الناس مقيمي الصلاة.

واستجاب الله دعاء سيدنا إبراهيم عليه السلام فرزقه إسماعيل عليه السلام ومن أبناء إسماعيل عليه السلام ظهر خاتم النبيين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم في مكة، حيث قال الله عز وجل مؤكدا بعثته وأهميتها:

{هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ} (الجمعة: 3)

مقتبسات من خطبة الجمعة عن القضية الفلسطينية

"استمروا في الدعاء للفلسطينيين، فبعد انتهاء الهدنة سيتم قصفهم بشكل عشوائي مرة أخرى وسيسقط الأبرياء شهداء. والله أعلم كم سيقع الظلم مزيدًا. إن نوايا القوى العظمى في المستقبل لخطيرة للغاية. ولذلك لا بد من كثرة الدعاء لهم رحمهم الله"

(ملمقتبس خطبة الجمعة التي ألقاها أمير المؤمنين سيدنا مرزا مسرور أحمد أيده الله تعالى بنصره العزيز، بتاريخ 1/12/2023م، في المسجد المبارك بإسلام آباد في بريطانيا)